ذِکر و فِکر

حصّہ اوّل و حصّہ دوم

ذِکرُ اللّٰہ جَلّ جلالہٗ

مُرتّب :

فقیر اُبوالحسّان قادری غفرلہٗ سنجھورو۔ سندھ

طابع وناشِر: حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ

۶۸-۶۷، اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی،

بلاک ۸/۷ - کراچی

e.mail: arfeen @ cyber.net.pk

جو ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہاں آیات سے حضور سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن شریف مُراد ہے اور غفلت کرنے سے مُراد اُن سے اعراض کرنا ہے۔ ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے بدلہ ان کی کمائی کا۔" یہ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جو لوگ بزعمِ خود بڑے عقلمند سائنسدان بنے پھرتے ہیں وہ کبھی اس پر دھیان نہیں کرتے کہ جس عقل اور جن آلاتِ عقل کان، آنکھ اور دل وغیرہ کی مدد سے اشیائے موجودہ میں ترتیب و ترکیب دیکر ایجادات کرتے ہیں آیا یہ خود ان کی پیدا کردہ ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو جس خالقِ کُل اور قادرِ مُطلق نے ان اشیاء کو پیدا کیا اور انسان کو عقل اور آلاتِ عقل سے نوازا ہے اگر وہ یہ اشیاء ان کو مہیّا نہ کرے یا ان کی عقل و حواس کو سلب کرلے تو یہ بیکارِ محض ہو کر رہ جائیں اور کچھ بھی نہ کرسکیں۔ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: "قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ (پ ۷ ع ۱۱) تم فرماؤ۔ بھلا بتاؤ تو اگر اللہ تمہارے کان آنکھ لے لے اور تمہارے دلوں پر مُہر کردے (اور علم و عقل و معرفت کا تمام نظام درہم برہم ہوجائے) تو اللہ کے سوا کون خُدا ہے کہ تمہیں یہ چیزیں لادے؟" اور اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی نہیں! تو اب توحید پر قوی دلیل قائم ہوگئی کہ جب اللہ کے سوا کوئی اتنی قدرت و اختیار والا نہیں تو عبادت کا مستحق صرف وہی ہے اور شرک بدترین جُرم ہے۔ چہ جائیکہ اس کا انکار کردیا جائے یہ تو انتہائی بے وقوفی اور جہالت کی بات ہے۔ صاحب عقلِ سلیم یہ جسارت نہیں کرسکتا۔

Marfat.com

حضرتِ امام اعظم ابوحنیفہ قدسنا اللہ باسرارہ العزیز کو ایک دہریہ (منکرِ خُدا) نے چیلنج دیا۔ "اگر تم اس دعویٰ میں سچّے ہو کہ واقعی خُدا موجود ہے اُسی نے دنیا کو پیدا کیا اور وہی سب کچھ کر رہا ہے تو مجھ سے مناظرہ کر کے اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش کرو۔" امام اعظم علیہ الرحمۃ نے منکرِ خُدا کا چیلنج قبول کر لیا۔ مناظرہ کے لئے مقام اور وقت مقرّر کر کے اعلانِ عام کر دیا گیا۔ ہزاروں لوگ جمع ہو گئے۔ دہریہ بھی وقتِ مقرّرہ پر پہنچ گیا لیکن امام اعظم (علیہ الرحمۃ) نہ پہنچے۔ لوگ بے چینی کے ساتھ آپ کا انتظار کرنے لگے۔ جب وقتِ مقرّرہ گذر جانے کے بعد بھی کچھ دیر تک آپ تشریف نہ لائے تو مسلمان پریشان اور مضطرب ہو گئے۔ دہریہ شیخیاں بگھارنے لگا۔ لوگ مایوس ہو کر منتشر ہونے کو ہی تھے کہ آپ تشریف لے آئے۔ آپ نے دہریہ سے کہا: "آؤ مناظرہ کر لو۔" دہریہ بولا۔ "اصل موضوع پر بحث کرنے سے پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ وقتِ مقررہ پر کیوں نہیں پہنچے؟ آپ نے ضابطۂ اخلاق کو کس لئے توڑا؟" امام اعظم علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "اگر میں یہ کہوں کہ میرے تاخیر سے پہنچنے کی وجہ یہ ہوئی کہ جب میں آتے ہوئے دریا کے کنارے پہنچا تو کوئی کشتی موجود نہ پائی۔ میں کشتی کا انتظار کرنے لگا۔ دریں اثنا ایک عجیب واقعہ رُونما ہوا۔ دریا کے کنارے ایک ننّھا سا پودا زمین سے نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک تناور درخت بن گیا۔ میں حیرت و استعجاب کے ساتھ اس درخت کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک وہ درخت کٹ کر گرا اور خود بخود اس کے تختے بنتے چلے گئے۔ پھر وہ تختے از خود موزوں انداز میں باہم جڑتے گئے اور کہیں سے لوہے کے کیل بھی اُڑتے ہوئے آئے اور تختوں میں حسبِ ضرورت پیوست ہو گئے اور اس طرح آناً فاناً کشتی تیار ہو کر خشکی پر سے چلتی ہوئی اپنے آپ دریا میں اُتر گئی۔ مَیں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا

Marfat.com

ور دوڑ کر کشتی پر سوار ہوگیا اور کشتی بغیر ملّاح کے چلتی ہوئی دوسرے کنارے پہنچی تو میں کشتی سے اُتر کر سیدھا یہاں چلا آیا ہوں۔"

دہریہ چلّا اُٹھا۔" یہ سب کچھ ناممکن ہے' آپ کی یہ کہانی من گھڑت اور خلافِ فطرت ہے۔"

امام اعظم علیہ الرحمۃ نے اعلان فرمادیا۔" مناظرہ ختم ہوچکا۔"

دہریہ حیران ہوکر بولا۔" یہ کیسے؟"

آپ نے فرمایا۔" جب کسی صانع کے بغیر ایک چھوٹی سی کشتی کا تیار ہوجانا اور اس کا خود بخود چلنا خلافِ فطرت اور ناممکن ہے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ یہ عظیم دُنیا' یہ وسیع کائنات بغیر کسی خالق و صانع کے معرضِ وجود میں آجائے اور پورا نظامِ عالم بغیر کسی چلانے والے کے ایک مستحکم ضابطہ و قانون کے تحت چلتا رہے؟"

عارف باللہ مولانا رومی قدسنا اللہ باسرارہ العزیز فرماتے ہیں ؎

ہیچ چیزے خود بخود چیزے نہ شد ہیچ آہن خود بخود تیغے نہ شد

ایں سبب ہا در نظر پردہ ہاست درحقیقت فاعلِ ہر شے خُداست

کوئی چیز خود بخود "چیز" نہیں بنی۔ کوئی لوہا خود بخود تلوار نہیں بنا۔ یہ اسباب جو دکھائی دیتے ہیں حجابات ہیں۔ درحقیقت ہر شے کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے۔

ہر موجود کے لئے "مُوجد" اور ہر تغیّر کے لئے "مؤثّر" کا ہونا ایک ایسی کھُلی حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔ حتّٰی کہ دہریہ اور کوئی سائنسدان بھی اس سے انکار کی جرأت نہیں کرسکتا۔ پس ثابت ہوا کہ عناصر کے کون و فساد اور

Marfat.com

اُن کے سارے تغیّرات صرف ایک ہستی کی مشیّت کے تابع اور اس کی حکمت کے مظاہر ہیں اور وہ ہستی " اللہ تعالیٰ " کی ہستی ہے جو واجبُ الوجود، خالقِ کُل، قادرِ مُطلق اور فعّالٌ لِمَا یُرِیْد ہے ؎

ہر تغیّر ہے غیب کی آواز
ہر تجدّد میں ہیں ہزاروں راز

فقط ۔ والسّلام علیٰ من اتبع الْھُدیٰ

الفقیر الی الرحمٰن ابو الحسّان حکیم محمّد رمضان علی قادری غفرلہٗ
سنجھورو سندھ ۔ پوسٹ کوڈ نمبر: ۶۸۲۲۰

مؤرخہ : یکم ذیقعد ۱۴۱۶ ہجری
مطابق ۲۱ ر مارچ ۱۹۹۶ء

Marfat.com

تصنیفِ لطیف "ذِکر و فکر" کے مُصنّف عَلّامَہ ابُوالحسّان قادری کی دیگر تصانیف

۱۔ مکمّل تنویرالایمان (حصّہ اول و دوم)

اس عظیم الشّان کتاب میں حضور اکرم سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلم اور اولیاءِ کرام سے مسئلہ توسّل و استمداد، ندائے غائبانہ اور حیاتِ انبیاء و اولیاء پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے اور منکرینِ وہابیہ کے اعتراضات کے مکمل جوابات دیئے گئے ہیں۔

۲۔ مکمّل تنویرالبُرہان لدفع ظلمات قرن الشیطان (حصّہ اول و دوم)

تردیدِ وہابیہ میں یہ کتاب بے مثل ہے۔ منکرینِ وہابی اپنے باطل نظریات کے تحت تمام مسلمانانِ اُمّت کو بدعتی، مشرک، کافر قرار دیتے ہوئے ذرہ بھر نہیں شرماتے۔ جن عقائد و اعمال پر اجماعِ امّت ہے یہ لوگ ان عقائد و اعمال کو شرک و کفر ٹھہراتے ہیں۔ وہابیہ کے عقائد اور ان کے طرزِ عمل سے واضح ہے کہ یہ لوگ اصل دینِ اسلام کے منکر اور اللہ تعالیٰ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے باغی ہیں۔ اس کتاب میں نجدی وہابیوں کی تمام تر خرافات کی تردید قرآن و حدیث کی روشنی میں بہ دلائلِ قاہرہ کر دی گئی ہے۔

۳۔ مکمّل تاریخ وہابیہ۔

اِس شہرۂ آفاق تاریخی تحقیقی کتاب میں نجدیہ وہابیہ کے اسلام دشمن سیاسی کردار کو ناقابلِ تردید حقائق و شواہد کے ساتھ اُجاگر کیا گیا ہے۔ یہ خوارج الاصل وہابی اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک و کافر ٹھہرا کر ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار رہے ہیں۔ آج تک جتنا نقصان اسلام اور اہلِ اسلام کو اِن مُسلم نُما وہابیوں سے پہنچا ہے کُھلے کفّار سے نہیں پہنچا۔ اِن عظیم فتنہ گروں کو پہچاننے کے لئے اِس کتاب کا مطالعہ بیحد ضروری ہے۔

Marfat.com

۴ - معدنِ اخلاق :

۱۵۰۰ صفحات پر مشتمل نادر تالیف؛

یوں تو اخلاقیات کے موضوع پر اُردو زبان میں بہت سی کتابیں دستیاب ہیں لیکن علّامہ ابُوالحسّان قادری کی اس تالیف میں جو دلکش انداز اختیار کیا گیا ہے وہ بنی نوعِ انسان کے اخلاق کو سنوارنے میں بیحد موثر اور مفید ہے۔ اِس لحاظ سے معدنِ اخلاق' اخلاق کے موضوع پر مُنفرد مقام کی حامل ایک ایسی جامع تالیف ہے جس سے طلباء' علماء' واعظین' مقررین اور عام مسلمان یکساں مستفید ہو سکتے ہیں۔

اس کتاب کی ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے کہ اخلاقیات کے تئیس ۲۳ عنوانات قائم کئے گئے ہیں: (۱) توحید' خوفِ خدا (۲) عشق و تعظیم رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم (۳) اخلاصِ نیّت (۴) زہد و تقویٰ (۵) توبہ' رجوع الی الحق (۶) توکّل' قناعت' استغناء (۷) ایثار و سخاوت (۸) علم و علماء (۹) امر بالمعروف (۱۰) صحبتِ صالحین (۱۱) عفو و درگذر (۱۲) مساوات و عدل (۱۳) حق گوئی و بیباکی (۱۴) جہاد و شجاعت (۱۵) ماں باپ' رشتہ داروں اور ہمسایوں کے حقوق (۱۶) سچ اور جھوٹ' بغض و حسد (۱۷) غرور و تکبّر' تواضع و انکساری (۱۸) پردہ' شرم و حیا (۱۹) کسبِ معاش' اکلِ حلال (۲۰) ایفائے عہد (۲۱) حکمت و دانائی (۲۲) لطائف و ظرائف (۲۳) ارشادات۔ اور ہر عنوان کے تحت موضوع کے مطابق قرآن مجید اور حدیث شریف کے احکام اس کے بعد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متعلّق واقعات و حکایات پھر صحابۂ کرام علیہم الرضوان' تابعین' تبع تابعین' ائمہ مجتہدین' علماء' اولیاء' بادشاہوں' دانشوروں' امراء' حکّام اور مشہور لوگوں کے واقعات و حکایات اور حسب موقع و مناسبت اشعار درج کئے گئے ہیں۔ واقعات و حکایات' معتبر و مستند کتب سے ماخوذ اور باحوالہ درج ہیں۔ الغرض علّامہ موصوف نے معدنِ اخلاق کی تالیف میں بڑی محنت اور عرق ریزی سے کام لے کر سینکڑوں کتب و رسائل کا نچوڑ جمع فرمادیا ہے۔ بلامبالغہ معدنِ اخلاق کی تالیف اُردو ادب میں ایک گراں بہا اضافہ ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد قارئین مؤلّف کو تہہ دل سے داد دیئے بغیر نہ رہیں گے۔

Marfat.com

ذِکر و فِکر

حصّہ اوّل و حصّہ دوم

ذِکرُ اللہ جَلّ جلالہٗ

مُرتّب:
فقیر ابُوالحسّان قادری غفرلہٗ سنجھورو۔ سندھ

طابع وناشِر: حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ
۶۸-۶۷، اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی،
بلاک ۸/۷ - کراچی

Marfat.com